فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

اگر تم باوجود تمہارے پاس دلیلیں آ جانے کے بھی پھسل جاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔(۲۰۹)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾

کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں آ جائے اور فرشتے بھی اور کام انتہا تک پہنچا[۱] دیا جائے' اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔(۲۱۰)

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

بنی اسرائیل سے پوچھو تو کہ ہم نے انہیں کس قدر روشن نشانیاں عطا فرمائیں[۲] اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے پاس پہنچ جانے کے بعد بدل ڈالے (وہ جان لے)[۳] کہ اللہ تعالیٰ بھی سخت عذابوں والا ہے۔(۲۱۱)

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

کافروں کے لئے دنیا کی زندگی خوب زینت دار کی گئی ہے' وہ ایمان والوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں'[۴] حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے اعلیٰ ہوں گے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا

---

(۱) یہ یا تو قیامت کا منظر ہے جیسا کہ بعض تفسیری روایات میں ہے۔(ابن کثیر) یعنی کیا یہ قیامت برپا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ یا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے جلو میں اور بادلوں کے سائے میں ان کے سامنے آئے اور فیصلہ چکائے' تب وہ ایمان لائیں گے۔ لیکن ایسا اسلام قابل قبول ہی نہیں' اس لیے قبول اسلام میں تاخیر مت کرو اور فوراً اسلام قبول کر کے اپنی آخرت سنوار لو۔

(۲) مثلاً عصائے موسیٰ' جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جادوگروں کا توڑ کیا' سمندر سے راستہ بنایا' پتھر سے بارہ چشمے جاری کیے' بادلوں کا سایہ' من وسلویٰ کا نزول وغیرہ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کی دلیل تھے' لیکن اس کے باوجود انہوں نے احکام الٰہی سے اعراض کیا۔

(۳) نعمت کے بدلنے کا مطلب یہی ہے کہ ایمان کے بدلے انہوں نے کفر اور اعراض کا راستہ اپنایا۔

(۴) چوں کہ مسلمانوں کی اکثریت غربا پر مشتمل تھی جو دنیوی آسائشوں اور سہولتوں سے محروم تھے' اس لیے کافر یعنی قریش مکہ ان کا مذاق اڑاتے تھے' جیسا کہ اہل ثروت کا ہر دور میں شیوہ رہا ہے۔